اخبارِ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | ہفتہ ۲۸ شعبان ۱۴۰۳ھ ۱۱ احسان ۱۳۶۲ ہش ۱۱ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ :- ۹ احسان / جون - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مندرجہ ذیل ہے -

" طبیعت آج قدرے بہتر ہے - الحمد للہ "

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے اس بابرکت شعائر اللہ وجود کو صحت و تندرستی عطا کرے جملہ تکالیف اور عوارض سے رہائی بخشے اور اپنے فضلوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے - آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلسِ علم و عرفان

اسلام بڑی زبردست قوت ہے، صحیح تبلیغ ہو تو لوگ دیکھتے دیکھتے بدل جاتے ہیں:

جامعہ احمدیہ میں مختلف زبانوں کے چوٹی کے ماہرین ہونے چاہئیں:

علماءِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دینی و تربیتی موضوعات پر مختلف قسم کی ٹیپیں تیار کرنے کی ہدایت

بدھ مذہب کے ماننے والوں میں تبلیغ کرنے اور متعلقہ لٹریچر تیار کرنے کی ضرورت ہے

اسلام وسطی مذہب ہے کسی چیز میں بھی حد سے تجاوز کرنا جائز نہیں

مرتبہ : یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

مورخہ ۲۳ اخاء ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب میں ایک گھنٹے تک رونق افروز رہ کر اپنے بیش قیمت ارشادات سے نوازا - اس مجلس کی روداد صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر افادہ احباب کے لئے ذیل میں پیش کر رہا ہے :

سب سے پہلے مکرم مولوی دوست محمد شاہد صاحب مولف تاریخ احمدیت نے حضور کی خدمت میں دو حوالے پیش کئے جو " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " کے ورد کے بارہ میں تھے - حضور نے فرمایا :-

مولوی دوست محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حوالوں کے بادشاہ ہیں - ایسی جلدی ان کو حوالہ ملتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب قومی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے تو وہاں بعض غیر از جماعت دوستوں نے آپس میں تبصرہ کیا اور بعض احمدی دوستوں کو بتایا کہ ہمیں تو کوئی سمجھ نہیں آتی - ہمارے اتنے موٹے موٹے مولوی ہیں ان کو ایک ایک حوالہ ڈھونڈنے کے لئے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں لیکن ان کا پتلا دبلا سا مولوی ہے اور منٹ میں حوالے ہی حوالے نکال کر پیش کر دیتا ہے -

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کیسے ہو؟

فرمایا - مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک حوالہ پیش کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حضور نے ذکر فرمایا تھا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ جماعت کو یہ تاکید کروں کہ وہ " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " کا ورد خاموشی سے کیا کریں - مجھے اس سے خوشی ہوئی ہے کہ وہی تحریک میں نے کی ہے جو پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ذہن میں بھی تھی -

دوسرے انہوں نے ایک حدیث نکالی ہے جس میں بعینہٖ گیارہ دفعہ " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " پڑھنے کا حکم ہے - بعض کمزور ایمان لوگ اس کو بدعت پر محمول کرتے تھے - حالانکہ جو ذکر رسول اللہ سے ثابت ہو اس کو بدعت کہنا ہی بدعت ہے اور ناجائز بات ہے - اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث میں بعینہٖ گیارہ کا عدد اور پھر نماز کے بعد ذکر کرنے کا یہ ارشاد مل گیا ہے الحمد للہ ! اس سے بھی بہت خوشی ہوئی -

تفسیر کبیر کا عربی میں ترجمہ :

ہمارے ایک مصری دوست طٰہٰ قذق صاحب ہیں جو خدا کے فضل سے کافی ذی استطاعت ہیں - انہوں نے یہ پیشکش کی ہے کہ تفسیر کبیر کا عربی میں ترجمہ کروا کر شائع کرنے کا سارا خرچ وہ دیں گے -

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک عربوں میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ تفسیر کبیر سے بہتر کوئی ذریعہ تبلیغ نہیں ہے - اگرچہ وہ لوگ عملاً کمزور ہو گئے ہیں لیکن اس کے باوجود دل میں قرآن کی محبت موجود ہے - اس لئے قرآن کی یہ تفسیر جو جماعت احمدیہ نے کی ہے ان کو پیش کی جائے تو بغیر کسی اور دلیل کے صداقت ان کے دل میں گھر کر جائے گی - انشاء اللہ یہ کام بہت جلد ہی شروع ہو جائے گا - تفسیر کبیر کے عربی میں جلد سے جلد تراجم شائع کرنے کا انتظام کیا جائے گا -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر : مسعود احمد - پرنٹر : سید عبدالحی - مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقامِ اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت : ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبانوں کے سیکھنے کے بارہ میں محترم ملک سیف الرحمان صاحب نے عرض کیا۔ میں نے اس سلسلہ میں ایک تجویز لکھ کر حضور کی خدمت میں بھیج دی ہے۔ حضور نے فرمایا۔

حصولِ علم کی نئی راہیں:

میں نے محترم میاں غلام احمد صاحب سے بھی کہا ہے کہ ساری دنیا کے مشنوں کو لکھا جائے کہ زبانوں کے متعلق دنیا نے ماڈرن ٹیکنالوجی میں جو ترقی کی ہے اس سے ہمیں مطلع کریں اور اگر سیٹ خریدنے پڑتے ہیں تو ان کی قیمتوں سے بھی مطلع کریں۔ اس طرح یہاں اساتذہ کی کمی ایک حد تک مشینوں سے پوری کی جاسکتی ہے۔ ایسی VISUAL AIDS بھی بن گئی ہیں۔ واکی ٹاکی فلم یا وڈیو ریکارڈنگ کے ذریعہ مفت میں گھر بیٹھے بہترین استاد مہیا ہو جاتا ہے۔ اگر ذہین طلباء ہوں تو یہ حقیقت ہے کہ بہت حد تک استاد کی مدد کے بغیر یعنی استاد کے سامنے بیٹھ کر سیکھنے کی بجائے مشینی استاد سے زبان سیکھ سکتے ہیں۔

اب زبانیں سکھانے پر بہت ریسرچ ہو رہی ہے۔ کئی ملکوں کا تو یہ دعویٰ ہے کہ انھوں نے ایسا طریقہ ایجاد کیا ہے جس سے انسان کو ڈیڑھ مہینے کے اندر اندر اچھی بول چال آجاتی ہے۔ عربی بول چال میں جامعہ احمدیہ ابھی تک بہت کمزور ہے اس کی بہت فکر کرنی چاہیئے۔ اوّل تو زبانوں کے سیکھنے میں ہمارے ملک میں ہی بہت کمزور۔ ایک تو لوگ صحیح تلفظ نہیں سیکھتے اور شرماتے ہیں کہ اگر ہم نے کوئی لفظ صحیح تلفظ سے ادا کیا تو لوگ سمجھیں گے یہ انگریز بنتا ہے یا عرب بنتا ہے حالانکہ علم کے سیکھنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ علم کے معاملہ میں شرم خودکشی کے مترادف ہے۔ اب جب چینی لوگ ہمارے سامنے اردو بولتے ہیں تو اگر وہ اچھی فصیح و بلیغ اردو بولیں تو ہم حیران ہوتے ہیں۔ ٹیڑھی میڑھی بولیں تو ہنسی آتی ہے۔ خواہ مخواہ ٹیڑھی میڑھی عربی بول کر دنیا میں زبان کو خراب کرتے ہیں کہ اس طرح نہیں بولنی کیونکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ عرب بن رہا ہے۔ باہر جا کر بعض لوگ انگریزی بھی ٹھیک نہیں بولتے

چوٹی کے زبان دان پیدا کرنے میں جامعہ احمدیہ کا کردار

پرانی بات ہے۔ ایک دفعہ ہمارے ایک پاکستانی احمدی دوست تقریر کر رہے تھے۔ میں نے ایک انگریز پروفیسر کو بلایا ہوا تھا۔ تقریباً پون گھنٹہ کی تقریر کے بعد اس نے مجھ سے پوچھا یہ کس زبان میں بول رہے تھے۔ یعنی ایک لفظ بھی اس کو سمجھ نہیں آیا۔ اُسے یہ پتہ بھی نہیں لگا کہ وہ کس زبان میں تقریر کر رہا تھا۔ یہ تو علم ضائع کرنے والی بات ہے۔ ہمارا ایک فارسی کا بڑا ماہر تھا۔ وہ پی ایچ ڈی کر رہا تھا فارسی کے ایک پروفیسر نے کہا کہ اسکی تحریر بہت اچھی ہے لیکن جب بولتا ہے تو کوئی سمجھ نہیں آتی کون سی زبان بول رہا ہے یعنی علمی اہلیت کے لحاظ سے شستہ زبان پر قادر ہے لیکن بولنے میں مہارت نہیں وہ پنجابی تلفظ میں بولتا ہے۔ پنجاب میں خاص طور پر یہ بیماری بڑی عام ہے۔ باہر کے ملکوں میں لوگ زبان سیکھتے ہیں تو بالکل اُسی طرح بولنے لگ جاتے ہیں جس طرح اہلِ زبان بولتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں ان کو محاوہ ہو جاتا ہے۔ پس جامعہ احمدیہ میں اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں چوٹی کے زبان دان پیدا ہوں۔

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے عرض کیا اگر دو چار باہر چلے جائیں اور وہ زبان سیکھ کر آئیں تو پھر ان کے ذریعہ زبانیں سکھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

مگر ان کا انتظار نہ کریں۔ ہاں جب باہر سے سیکھ کر آئیں گے تو پھر ہم مقابلہ کرائیں گے اور دیکھیں گے مشین کے سکھائے ہوئے اور اُن (اساتذہ) کے سکھائے ہوئے میں کیا فرق ہے۔ اصل میں ساتھ ہی آپس میں بول چال شروع کر دیں۔ تب زبان آتی ہے۔ آپس میں بول چال کریں۔ اس کو ریکارڈ کریں۔ پھر اپنی آواز سُنیں۔ پھر اصل کے ساتھ مقابلہ کریں تو پھر صحیح سمجھ آتی ہے کہ میں کس حد تک سیکھ رہا ہوں۔

محترم ملک صاحب نے عرض کیا۔ یہ طریق اگر جامعہ احمدیہ میں جاری ہو جائے تو بہت بہتر ہے۔ البتہ اس کے لیے ذرائع درکار ہیں۔ حضور نے فرمایا۔

ذرائع کی فکر نہ کریں۔ ذرائع ساری دنیا میں ماشاءاللہ مہیا ہیں آپ کوئی سکیم بنائیں۔

زبانیں سکھانے کے مختلف طریق

محترم ملک صاحب نے یہ بھی عرض کیا کہ پچھلے دنوں ٹی وی پر آیا تھا کوئٹہ میں سعودی عرب نے زبان سکھانے کا ایک پروجیکٹ قائم کر کے ملٹری سٹاف کالج کو دیا ہے اس قسم کا یہاں بھی آجائے تو بہت بہتر ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں میرے ذہن میں بھی ہے پہلے تو ساری دنیا سے معلومات حاصل کریں۔ کون کون سی زبان کس کس طریق پر سکھائی جا رہی ہے۔ یہ جو ملحقہ ہیں یہ انشاءاللہ مہیا ہو جائیں گی۔ جامعہ احمدیہ میں اس کے لیے کوئی ایسا سیل CELL قائم کیا جائے جو زبانیں سکھانے کے لیے مخصوص ہو جائے۔ اگر آپ کے پاس اس وقت عمارت میں گنجائش نہیں ہے تو نئی عمارت تجویز کریں یا لائبریری کے ساتھ ایک نیا ونگ قائم ہو جائے کوئی شکل ایسی بننی چاہیے جہاں مستقل ایک انسٹی ٹیوٹ آف لینگویجز INSTITUTE OF LANGUAGES بن جائے۔ اُس میں جو بڑی بڑی چوٹی کی زبانیں ہیں وہ فوری طور پر داخل کر دی جائیں۔ انگریزی اور عربی کے علاوہ فرانسیسی ہے۔ جرمنی ہے سپینش ہے۔ پورچگیز (پرتگالی زبان) ہے۔ اٹالین ہے۔ چائنیز اور جیپنیز ہیں۔ یہ ذرا مشکل ہوں گی لیکن بہرحال سیکھنی ہیں۔ پھر ٹرکش ہے۔ انڈونیشین ہے۔ فارسی ہے رشین ہے۔ یہ زبانیں دنیا کے اکثر حصہ کو COVER کر لیتی ہیں۔

محترم ملک صاحب نے عرض کیا۔ چینی۔ جاپانی اور ٹرکی زبان کے تو ہمارے اپنے آدمی اچھے تیار ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں وہ تیار ہو رہے ہیں لیکن یہ اتنی مشکل زبانیں ہیں۔ خصوصاً چینی زبان تو بہت ہی مشکل ہے۔ دور بیٹھے اس پر مہارت حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے اس لیے کوئی اور سکالر تیار کریں جو بعد میں ان کی جگہ لے اور وہاں جا کر زبان سیکھ کر آئے۔

زبان سیکھنے کی استعداد

حضور نے محترم ملک صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا اس وقت زبان سیکھنے والا جامعہ احمدیہ میں کوئی موزوں لڑکا ہے؟۔

ملک صاحب نے جواباً عرض کیا۔ ابھی کوئی تجویز تو نہیں لیکن بہرحال جائزہ لیا جا سکتا ہے ایک دفعہ ایک جائزہ تو لیا گیا تھا کہ کون کون سے ایسے طالب علم ہیں جن میں زبانیں سیکھنے کی استعداد موجود ہے۔ حضور نے فرمایا۔ مثلاً آپ کو چینی زبان سیکھنے کی استعداد کا کس طرح اندازہ ہو گا کیا جو لڑکا چوں چاں زیادہ کرے اس کے متعلق آپ سمجھیں گے کہ اس کو زیادہ زبان آتی ہے۔ یہاں بیٹھے ہوئے اس کے متعلق آپ کو کیسے پتہ لگے گا کہ وہ چینی زبان سیکھ سکتا ہے یا نہیں۔

محترم ملک صاحب نے جواباً عرض کیا۔ بعض طالب علموں میں زبان سیکھنے کی استعداد کا اندازہ ہم اس طرح لگاتے ہیں کہ مثلاً بعض طالب علم غیر ملکی لڑکوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی زبان بولتے ہیں۔ اس طرح مثلاً انڈونیشین لڑکوں کے ساتھ رہ کر بعض طالب علم انڈونیشین سیکھ لیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ ٹھیک ہے۔ مگر اس طرح تخصیص نہیں کر سکتے کہ فلاں لڑکا فلاں زبان اچھی طرح سیکھ سکتا ہے۔

بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ چہرے کے بعض عضلات اس بات میں بہت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ کون سی زبان کس کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ مثلاً بعض تلفظ ہیں وہ ہر آدمی ادا نہیں کر سکتا۔ چینی زبان کے الفاظ ہیں ان کو بعض لوگ ادا کر سکتے ہیں بعض ادا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح انگریز زبان بعض لوگوں کے منہ پر چڑھتی ہے بعض کے منہ پر نہیں چڑھتی۔ دراصل ہر زبان کے مطابق JAWS یعنی جبڑے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک ٹیسٹ کیا جا سکتا ہے کہ کون کس زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ انگریزی کے ایک پروفیسر ہوتے تھے وہ کہتے تھے بعض قوموں کے آدمی آتے ہیں ہمیں ان کے متعلق یہ پتہ ہوتا ہے کہ یہ جتنا مرضی زور لگا لیں ان کو انگریزی کی فلاں آوازیں آ ہی نہیں سکتیں۔ اسی طرح بعض فرنچ JAWS سیٹ ہو گئے ہیں وہ انگریزی کے بعض لفظ نہیں سیکھ سکتے۔ بعض جرمن ہیں جو انگریزی کی بعض آوازیں نہیں سیکھ سکتے لیکن ہالینڈش میں وہ ساری سیکھ جاتے ہیں اسی طرح وہ لوگ وہ آوازیں نہیں سیکھ سکتے جو بعض جرمن یا سپینش سیکھ لیتے ہیں۔ پس قومی لحاظ سے بھی اس کا فرق پڑتا ہے اور انفرادی لحاظ سے بھی فرق پڑتا ہے۔

البانین زبان کا ماہر

محترم ملک صاحب نے عرض کیا بہرحال جائزہ لینے سے پتہ لگتا رہتا ہے۔ کہ کون سا طالب علم زبان سیکھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا: ہاں تجربے ہوتے چاہئیں۔ یہ دیکھتے رہنا چاہیئے کہ جو لڑکا زبان سیکھنے کے اعتبار سے اچھا نکل رہا ہو اسے تجربوں کے بعد چن لیا جائے۔ رشین کے بعد یوگوسلاو کی ایک شاخ البانین زبان ہے خدا کے فضل سے ذکریا نے البانین میں بڑی اچھی مہارت حاصل کر لی ہے سوئٹزرلینڈ کے مبلغ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے مشن ہاؤس میں البانین دوستوں کو بلایا اور اُن میں ذکریا کی تقریر کروائی۔ حاضرین میں البانین کے بڑے قابل اور ماہر پروفیسر بھی موجود تھے۔ اُس نے کہا کہ یہ ایسی البانین بولتا ہے کہ اگر پردہ کے پیچھے سے بات کرے تو کوئی نہیں کہہ سکتا یہ غیر البانین ہے۔ ماشاءاللہ اسکی بہت ہی شستہ زبان ہے۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے مہارت دی ہوئی ہے تبھی سیکھ گئے ہیں

محترم ملک صاحب نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ کے اندر ان میں یہ ملکہ تھا کہ انگریزی۔ عربی بہت اچھی طرح بول لیتے تھے۔ بلکہ کئی دفعہ انہوں نے تقریری مقابلوں میں اوّل انعام بھی لیے۔ حضور نے فرمایا۔ اچھا یہ اُن کا ملکہ ہی تھا جو بعد میں اُن کے کام آیا۔ اُن کو اب اور زبانوں کی طرف توجہ کروانی چاہیئے۔ غلطی سے انہوں نے البانین لے لی حالانکہ یوگوسلاو زبانوں میں بعض دوسری زبانیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ کثرت کے ساتھ بولی جاتی ہیں اور زیادہ بڑے علاقہ میں سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن حضرت صاحب کا جو پیغام تھا وہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ (سابق مبلغ سوئٹزرلینڈ) سمجھ نہ سکے۔ انہوں نے ان کو البانین زبان سیکھنے پر لگا دیا حالانکہ پیغام یہی تھا کہ جو زبان زیادہ بولی جاتی ہے اس کو سیکھنا شروع کریں ویسے یورپ میں البانین اب کافی پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کو لٹریچر دیا جا سکتا ہے اور اس لحاظ سے فائدہ ہوگا انشاء اللہ۔

سوال و جواب کی ٹیپس

فی الحال تو سکیم یہ ہے کہ ہر زبان میں سوال و جواب کی TAPES تیار کروا کر دنیا کے ہر مشن میں رکھوا دی جائیں یعنی جتنی بھی بڑی بڑی زبانیں ہیں اُن کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنے آدمی تو مل گئے ہیں جو ترجمہ کر دیں۔ اور اُس TAPE میں تقریر کے انداز میں خود بول دیں۔ اگر کسی اور سے بھی یہ کام کروانا پڑے تو وہ بھی کروایا جا سکتا ہے۔ یہ فوری تبلیغ پہنچانے کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس پر سب سے کم خرچ آتا ہے۔ ہم نے اندازہ لگایا ہے دنیا کی بڑی زبانیں قریباً تیرہ بنتی ہیں جو ساری دنیا کو COVER کر لیتی ہیں۔ ان میں اگر ہم ٹیپس (TAPES) ریکارڈ کروا لیں۔ پہلے اُردو میں چار یا پانچ یا چھ ٹیپیں تیار کریں جو بنیادی ہوں اُن کا پھر انگریزی میں ترجمہ کروا کر کسی انگریز سے پڑھوائی جائیں یعنی سوال کرنے والا بھی انگریز ہو جواب دینے والا بھی انگریز ہو۔ اسی طرح فرنچ، جیپنیز، چائنیز، میں بعینہٖ اسی طرح اس مضمون کو ڈھال لیا جائے یا مذہب کے اختلاف کے پیش نظر بعض زبانوں میں دوسرے مضامین داخل کر لیے جائیں مثلاً جاپان میں جاپانی نقطہ نگاہ سے الگ ٹیپ تیار کرنی پڑے گی۔ اسی طرح اشتراکی ملکوں کے لیے الگ ٹیپیں تیار کرنی پڑیں گی۔ بہرحال یہاں MOTHER TAPES تیار ہو جانی چاہئیں اور اس کے بعد ہر زبان کی TAPE تیار کروا کر ایک ایک سیٹ سارے مشنوں میں رکھوا دیا جائے گا۔ اس پر زیادہ سے زیادہ خرچ ڈیڑھ لاکھ روپیہ آئے گا۔ آج کل آپ ایک معمولی سی کتاب شائع کریں تو اس پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ آجاتا ہے۔ پھر اس TAPES کی سکیم میں سہولت یہ ہوگی کہ ہر مشن بڑے اعتماد سے، چاہے چینی آئے جاپانی آئے عرب آئے اس کو فوراً اس کی زبان میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ وہیں بیٹھے چائے کی پیالی پلائی اور اس کی زبان میں ساتھ تقریر بھی شروع کروا دی۔ اور اس TAPE کے آخر میں یہ پیغام ہوگا کہ مزید مضمون چاہئیں تو نمبر ۲، ۳، ۴، ۵ ٹیپیں بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اگر سوالوں کے جواب چاہئیں تو آپ ہمیں لکھ کر دے دیں ہم آپ کو ان کے جواب تیار کروا کر بھجوا دیں گے۔ ٹیپیں خریدنی ہیں تو خرید لیں۔ اب جو سُنے گا وہ اپنی جیب سے ۳۰ روپے دے کر آسانی سے خرید سکتا ہے۔ تو اس طرح ساری اشاعت دنیا کے خرچ پر ہو رہی ہوگی اور ہمارا اس پر زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ لاکھ سرمایہ لگے گا۔ یہ کام فوری کروانا ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے کئی جگہ تیاری کروائیں گے۔ انشاء اللہ تو اس کے بعد جو مضمون نتھر کر سامنے آئیں گے ان میں FOLLOWING LITERATURE کی ضرورت ہے۔ ہمارے آدمی پھر بطور مترجم تیار ہو جائیں گے تو وہ بھجواتے جائیں گے انشاء اللہ۔

ہر زبان میں تربیتی سیٹ

اس کے بعد دوسرے مرحلہ پر پھر ہر زبان میں تربیتی سیٹ تیار کرنے ہیں اور ان میں یہ بات مدنظر رکھنی ہے کہ کم سے کم معیار کا مسلمان کیا ہونا چاہیئے۔ نماز پڑھنے کے لیے کچھ قرآنی آیات یاد ہونی چاہئیں۔ نماز پڑھانے کے مسائل یاد ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ہر مسلمان کو نماز پڑھانے کی اہلیت ہونی چاہیئے نماز جنازہ کے مسائل۔ تجہیز و تکفین اور تدفین اور اسی طرح طہارت کے مسائل یہ ساری چیزیں آنی چاہئیں یعنی وہ مسائل جو ہر مسلمان کی کم سے کم ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں ان کی ایک ٹیپ تیار ہو جانی چاہیئے اور ساتھ آیات یاد کروا دی جائیں۔ پھر قرآن کریم کی چیدہ چیدہ اثر کرنے والی آیات۔ مسائل سے متعلق آیات وہ یاد کرے اور اس کو پڑھا کرے۔ اگر قرآن کریم کا ترجمہ اس کی زبان میں نہیں چھپا تو ٹیپ سے یاد کر سکتا ہے۔ آیات کا ترجمہ ساتھ ہو۔ تلفظ درست کروایا جائے۔ اس میں پہلے آہستہ آہستہ سیکھے۔ پہلے تحت اللفظ مثلاً الحمد للہ رب العٰلمین الحمد کا مطلب یہ ہے۔ رب کا۔ العٰلمین کا یہ ہے پھر جب خوب ذہن نشین کر دیا جائے تو پھر ریٹا کے ساتھ ساری تلاوت کرے۔ پھر اسکی زبان میں اس کا ترجمہ آئے۔ پھر اس طرح باقی حصہ نماز کا۔ تو ایسی ٹیپیں بھی آدھ آدھ گھنٹے کی اگر ایک SIDE سمجھی جائے تو چار پانچ گھنٹے میں خدا کے فضل سے ہم بہت کچھ سکھا سکتے ہیں۔ یہ اسلام کی بنیادی تعلیم ہے جس پر یہ ٹیپیں مشتمل ہوں گی۔ جو مسلمان ہوتا ہے مشن اس کو یہ تحفہ دے دے گا۔ کہ یہ تمہاری تربیت کا انتظام ہے۔ اب تم اس کو یاد کرو۔ تو اس قسم کے تربیتی مواد پر مشتمل پانچ ٹیپوں کے لیے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو روپیہ فی آدمی خرچ آتا ہے لیکن اس سے انشاء اللہ اس کو بہت فائدہ پہنچ جائے گا۔

فقہی مسائل

حضور نے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب سے فرمایا یہ دو حصے ہیں اس میں جو فقہ والا حصہ ہے۔ اس کی تیاری کا کام آپ شروع کر دیں۔ محترم ملک صاحب نے عرض کیا کچھ مواد تو تیار کیا گیا تھا وقف جدید کے زیر انتظام۔ حضور نے فرمایا۔ نہیں وہ تو بہت لمبا چوڑا ہے آپ اسوقت کم سے کم ضرورت کے مسائل پر ٹیپ بھر کر دیں کم سے کم ضرورت سے مراد یہ ہے کہ آپ نے کس طرح اسکو پڑھانا ہے جو ابھی نیا نیا مسلمان ہوا ہے۔ جس کو اسلام کا کچھ پتہ نہیں اس کو مخاطب کریں اور TAPE تیار کر کے دیں جس کے بعد ہم یہ سمجھیں کہ اس کو مسلمان کی بنیادی ضروریات حاصل ہو گئی ہیں۔ اب وہ کسی مولوی کا محتاج نہیں رہا۔ ترقی تو خیر لمبا چوڑا معاملہ ہے۔ فقہ کے تو بے شمار مسائل ہیں۔ اس میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ تفصیلی مسائل کے لیے آپ فلاں کتاب کی طرف رجوع کریں۔

مختصر تاریخ

حضور نے پھر محترم مولوی دوست محمد شاہد صاحب سے فرمایا۔ آپ تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت سے متعلق بنیادی معلومات کی ایک ٹیپ تیار کریں اور اس میں تھوڑا تھوڑا مضمون سیرت کا اس رنگ میں آجائے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان زیادہ قوی ہوتا چلا جائے۔ مثلاً اس قسم کے بزرگ تھے۔ اُن کی دعاؤں کے یہ یہ واقعات ہیں۔ یہ یہ نشان پورے ہوئے۔ دل پر اثر کرنے والی بعض روایات لائیں آپ ایک ٹیپ اس کی بنا لیں۔ ۴۵ منٹ والی ٹیپ ٹھیک رہے گی۔ ۴۵ منٹ ایک طرف اور ۴۵ منٹ ایک طرف۔ اس میں کافی مواد آجائے گا۔

آیات کا انتخاب

تلاوت کی ٹیپ مولوی محمد شفیع اشرف صاحب تیار کروائیں۔ آپ پہلے آیات منتخب کر لیں۔ تلاوت کے انتخاب میں جو باتیں ملحوظ رکھنی ہیں اُن میں سب سے پہلے صفات باری تعالیٰ سے متعلق غیر معمولی شان کی حامل آیات جو فوراً دل پر غلبہ پا لیتی ہیں اُن کو منتخب کریں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام کے ذکر سے متعلق آیات۔ اخلاق تعلیم سے متعلق آیات۔ ایمانیات سے متعلق آیات اور اخلاق تعلیم سے متعلق آیات مثلاً عباد الرحمٰن کا ذکر ہے وہ حصہ لیں۔ اخلاقی مسائل سے متعلق یعنی مختلف جگہ سیاست اور دیگر مذاہب کو جو چیلنج کیا گیا ہے وہ لیں۔ کائنات سے متعلق اور اس کے ساتھ جو ریفرنس اللہ کی طرف پھیرا گیا ہے وہ لیں۔ پھر قدرت کے مناظر اور اُن کے متعلق جو آیات ہیں وہ لیں۔ اور بھی خاص خاص آیات آپ کے ذہن میں آئیں تو وہ بھی لے لیں۔ ۴۵ منٹ یعنی ڈیڑھ گھنٹے کی TAPE میں آیات کی جو تلاوت کرنی ہے وہ غالباً ۲۰ منٹ سے زیادہ کی نہیں ہوگی۔ اگر مسلسل تلاوت کرنی ہے تو بیس منٹ کی تلاوت ہوگی کیونکہ اس میں ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر بتانا ہے۔ پھر اس کا ترجمہ سکھانا ہے پھر تلاوت کرنی ہے پھر اس کا ترجمہ بتانا ہے اس لئے ۲۵ فیصد تلاوت ہو باقی اس کے متعلقات ہوں گے۔ تجوید کے اصول بھی ساتھ ساتھ بتانے پڑیں گے۔ یہ ٹیپ بھی پہلے اُردو میں تیار ہو جائے۔ اس کا پھر مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو جائے گا۔ یعنی اصل تلاوت والی ٹیپ تو وہی رہے گی۔ باقی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو جائے گا۔ اس غرض کے لئے بہتر ہے کہ اچھی آوازوں والے منتخب ہو جائیں۔ قاری صاحب اُن کا ٹیسٹ لے کر منتخب کریں لیکن پہلے یہ سب مضمون تیار کر لیں۔ ترجمہ تو انشاء اللہ کروا لیں گے۔ بعض جگہ تو ہم نے نظموں کے متعلق لکھ دیا ہے اس میں یہ حصہ بھی شامل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعودؓ کے کلام سے لئے جانے والا حصہ جو ہے اس میں جو شخص نظم پڑھے گا اس کا ترجمہ عام زبان میں ہو جائے۔ اس میں تو ہمیں اُردو سکھانے کی ضرورت نہیں صرف ترجمہ کافی ہے۔ اس کے بعد کوشش یہ کریں گے اُسی زبان میں نظم میں ترجمہ ہو جائے گا۔ اور وہاں کا کوئی مقامی آدمی اپنے طور پر اس کو گا کر بھی پڑھے۔ اُردو میں بھی گائی جائے اور اس زبان میں بھی گائی جائے جس میں ترجمہ ہوا ہے۔ پھر یہ ٹیپیں افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں عام کر دی جائیں۔

جگہ جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام پڑھا جا رہا ہو۔ انشاء اللہ طبیعتوں پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑے گا۔ انگریزی میں بھی میں نے دوستوں سے کہا تھا ترجمے کریں وہ کہتے تھے کہ ہمیں BASIC (بنیادی) تعلیم پر مشتمل ایک ٹیپ مہیا کر دیں بعد کا کام ہم مکمل کر دیں گے۔ سپین میں مختلف ممالک کے جو لوگ آئے ہوئے تھے اُن سے اس کے متعلق بات ہوئی تھی۔ وہ سارے بڑے شوق سے تیار بیٹھے ہیں کہتے ہیں ہمیں آپ ایک MOTHER TAPE بنا دیں۔ ہم شاعروں کو عام دعوت دیں گے کہ وہ اپنی زبان میں بہترین گیت بنائیں۔ پھر اچھی آواز میں اُن کو پڑھ کر اسی کے ساتھ DUB کر دیں گے۔

احادیث کا انتخاب

حضور نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب سے فرمایا اسی طرح آپ بھی صفات باری تعالیٰ سے متعلق عام نصیحتوں سے متعلق اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسائل سے متعلق احادیث کا انتخاب کریں۔ اس کو بھی اسی طرح ریکارڈ کریں گے۔ ہم نے اس میں بنیادی مواد رکھنا ہے فی الحال بنیادی تعلیم پر زور دینا ہے۔ اگر تفصیل میں جائیں تو پھر بات پھیلتی جائے گی پھر فلاں بزرگ بھی شامل ہو جائیں گے اور فلاں بھی داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت تو میرے ذہن میں صرف بنیادی نقشہ ہے۔ یہ تجربہ پہلے کامیاب ہو جائے۔ اس کے بعد دنیا میں بے شمار کام ہیں جو انشاء اللہ آہستہ آہستہ انجام پذیر ہوتے رہیں گے۔

مہدیؑ کو سلامتی کا تحفہ

اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مہدی معہود علیہ السلام آئیں تو اُن کو میرا سلام پہنچانا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے ماتحت میں آپ کو سلام پہنچاتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا وہ تو حضرت مہدی علیہ السلام کے متعلق فرمایا تھا۔ اس پر وہ دوست کہنے لگے آپ بھی تو اُن کے نائب ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہاں وہ تو حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچ بھی چکا ہے۔ لدھیانہ میں مناظرہ کے دوران حضرت مولوی غلام نبی صاحب ساکن خوشاب نے بڑے درد کے ساتھ سلام پہنچایا تھا۔ تاریخ احمدیت میں وہ عجیب منظر ہے اس لئے یہ واقعہ ہو چکا ہے۔

امام اور مأموم کا مسئلہ

ایک دوست نے یہ سوال کیا کہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحابی کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ ایسے وقت میں باہر تشریف لائے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کی اجازت فرما چکے تھے جب حضور تشریف لائے تو اُن کے بائیں طرف بیٹھے جس کا مطلب ہے کہ امامت کی جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اور امام بظاہر وہی رہے لیکن رسول اللہ کی پیروی میں وہ نماز پڑھاتے رہے اس لئے آپ نے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی لیکن امام مہدی کے متعلق پیشگوئی تھی کہ وہ دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسروں کے پیچھے نماز پڑھتے رہے ہیں۔ حضور نے اس بارہ میں دریافت فرمایا یہ پیشگوئی تھی یا استنباط ہے۔ مکرم مولوی دوست محمد شاہد صاحب نے عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استنباط کیا ہے فرمایا کس لحاظ سے۔ وہ استنباط نکال کر دکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب کسی کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو میرے ذہن میں تھا کہ پیشگوئی تھی لیکن ان باتوں کی تحقیق کر لینی چاہیئے۔ اس لئے میں نے مکرم مولوی دوست محمد صاحب سے کہا ہے کہ اصل حوالہ نکالیں کہ استنباط تھا تو کس وجہ سے یا پیشگوئی تھی تو کیا تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی فعل بغیر بنیاد کے بہر حال نہیں ہو سکتا۔ لازماً سنتِ نبویؐ میں کوئی ایسا اشارہ یا بنیاد ملتی ہے جس کے نتیجہ میں آپ نے ایسا کیا ہے۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے عرض کیا صحیح مسلم کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ ہو سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی سے استنباط کیا ہو۔ کہیں لکھا ہوا ہے وہ اصل مضمون نکالیں یعنی وہ اصل عبارت جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استنباط فرمایا ہے وہ نکال کر کل مجلس میں پیش کریں۔ یہاں پڑھ کر سنا دیں گے۔

آنحضرت کی ایک امتیازی شان

ایک دوست نے بعض غیر از جماعت احباب کے اس اعتراض کا ذکر کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ جب کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاءؑ نے اللہ تعالیٰ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے کیوں حاصل نہیں کی۔ حضور نے اس کا یہ جواب دیا:۔

"حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے جو تعلیم حاصل کی وہ روحانی تعلیم ہے دینی تعلیم ہے۔ معارف الٰہی ہیں۔ جہاں تک بول چال کا تعلق ہے سب جانتے ہیں کہ آپ نے اپنی والدہ ماجدہ اور پھر اپنے دادا سے سیکھی۔ آپ کی تربیت کے لئے دایہ مقرر تھیں۔ دوسرے لوگ تھے تو نبی عام دنیا کی تعلیم تو انسانوں سے پاتا ہے دینی تعلیم اللہ سے پاتا ہے۔ چنانچہ یہی کیفیت تمام انبیاءؑ کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی یہی کیفیت ہے۔ تعلیم سے اگر یہ مراد ہے کہ سارے نبی ان پڑھ تھے تو یہ غلط ہے کیونکہ قرآن کریم میں سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمّی کا لقب کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا۔ اور یہ آپ کی امتیازی شان ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرنے کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امتیازی شان میں سارے نبیوں کو داخل کر لیتے ہیں اور اس طرح بڑا خوفناک سودا کرتے ہیں کہ کسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض ہو جائے۔ اور قرآن کریم جو صرف آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمّی کہہ رہا ہے یہ کہتے ہیں کہ سارے ہی نبی اُمّی تھے اور کوئی دلیل نہیں ساری دنیا میں کسی کتاب نے یہ دعویٰ نہیں کیا اور نہ قرآن نے یہ دعویٰ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی نبی بھی اُمّی تھے بلکہ ایسے اشارے ملتے ہیں کہ دوسرے نبی پڑھے ہوئے تھے اس لئے یہ فرضی سوال ہے اور قابل قبول ہی نہیں ہے۔

بہائیت اور اس کی حقیقت

محترم میاں محمد افضل صاحب تہران نے سوال کیا کہ باب نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اگر ایسا تھا تو انہوں نے استعفیٰ کیوں دیا؟ مامور تھے تو دعویٰ واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا:۔

"وہ تو قتل بھی ہو گئے۔ اصل سوال تو یہ تھا۔ انہوں نے ظاہری طور پر دعویٰ واپس لیا ہوگا اندر سے نہیں لیا۔ ورنہ وہ قتل نہ ہوتے۔ ساری کی ساری بہائی تاریخ ان کی ناکامی کی تاریخ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بہائیت اب صرف چند پیسے والے آدمیوں کا کھیل رہ گیا ہے۔ میں نے شکاگو میں بہائی ٹمپل دیکھا ہے۔ وہاں سے یہ پتہ چلا کہ یہ اکثر جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہیں۔ اور دنیا میں جو تصویریں اور اشتہار شائع کرتے ہیں۔ ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ چنانچہ شکاگو میں ان کا بہت بڑا ٹمپل ہے کہ اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ وہ اتنا خوبصورت اور قیمتی ہے کہ ساری دنیا سے لوگ اس کو دیکھنے کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں۔ جس دن ہم وہاں دیکھنے گئے اس دن ان کا کوئی خاص دن تھا اس لئے بہت بڑا جشن منایا جا رہا تھا قریباً ڈیڑھ دو سو آدمی ہال میں بیٹھے تھے۔ مجھے یہ شک پڑا کہ ان میں سے اکثر بہائی نہیں ہیں لیکن جب ان کے کارکنوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ سارے بہائی ہیں۔ میں نے باہر آدمی کھڑے کر دیئے کہ جو گزریں ان سے پوچھیں۔ آپ بہائی ہیں یا کون ہیں۔ تو پتہ لگا کہ بھاری اکثریت زائرین کی تھی۔ جو ہماری طرح صرف دیکھنے کے لئے آئی ہوئی تھی اور ان میں سے صرف چند لوگ بہائی تھے۔

افضل صاحب کے بتانے پر کہ ان کے عقائد بڑے بودے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں جو ان عقائد کو نہیں جانتا وہ بھی بہائی ہے حضور نے ان کو یہ ہدایت فرمائی کہ آپ چونکہ ایران میں رہتے ہیں۔ بہائیت کے متعلق آپ کی جو معلومات ہیں ان کو سامنے رکھیں اور اسناد کے ساتھ ایک چھوٹا سا مضمون لکھ کر بھجوائیں۔ انہوں نے عرض کیا میں نے اس سلسلہ میں مرکز میں کتابیں بھجوائی تھیں۔ حضور نے فرمایا۔ نہیں۔ کتابیں جو آپ نے بھیجی ہیں وہ انشاء اللہ دیکھیں گے مگر چونکہ آپ کو فارسی میں بھی دسترس حاصل ہے آپ خود وہ کتابیں پڑھیں اور پڑھ کر متعلقہ مواد معہ حوالہ جات مضمون کی شکل میں تیار کر کے بھجوائیں۔

گوتم بدھ کے پیروکاروں کو اسلام کی تبلیغ

محترم حکیم فضل الٰہی صاحب دارالرحمت غربی نے بدھ مذہب کے بارہ میں ذکر کیا اور بتایا کہ بدھ مت سارے ایشیا میں پھیلا ہوا ہے لیکن ہمارے پاس ایسا لٹریچر نہیں جس کے ذریعہ بدھ مذہب کا جواب دے سکیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

آپ سیلون میں رہے ہیں۔ پھر آپ بتائیں نا۔ آپ وہاں کیا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے یہ لٹریچر پیدا کیوں نہیں کیا۔ حکیم صاحب نے عرض کیا میں نے اس بارے میں مرکز کو توجہ دلائی تھی۔ فرمایا آپ جیسا آدمی وہاں رہا ہے۔ آپ کا فرض تھا کہ لٹریچر پیدا کرتے اس کے متعلق صرف مرکز کو لکھنے کی بات نہیں۔ ہر احمدی کو خود کام کرنے والا احمدی بننا چاہیئے صرف مشورہ دینے والا نہیں ہونا چاہیئے۔

پس جو احمدی دوست بھی بدھسٹ علاقہ میں رہتے ہیں یا رہنے کا موقع ملتا ہے۔ ان کا اوّلین فرض ہے کہ وہ لٹریچر پیدا کریں۔ میں آپ کو ایک دلچسپ بات بتاتا ہوں۔ میں جب سیلون گیا تو میں نے احمدی دوستوں سے پوچھا کہ صرف تامل سپیکنگ اور ملنگو سپیکنگ جو انڈیا سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے ہیں ان ہی میں سے احمدی ہوئے ہیں بدھوں میں سے کوئی نہیں ہوا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہنے لگے یہ بڑی سخت قوم ہے۔ لوگ قابو نہیں آتے۔ یہ چکنا گھڑا ہے جس پر پانی پھسل کر ادھر ادھر چلا جاتا ہے۔

یہ دراصل نفس کا بہانہ تھا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ بدھ قوم میں عیسائیوں نے کامیاب تبلیغ کی ہے تو ہم کیوں نہ کریں۔ ہمارا تو بہت زیادہ EFFECTIVE MESSAGE یعنی پُر اثر پیغام ہے۔ جہاں بھی عیسائیت سے مقابلہ ہوا ہے ہر جگہ عیسائیت نے شکست کھائی ہے۔ پس یہ صرف نفس کا ایک بہانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور رنگ میں ثابت فرما دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی ہستی پر کامل یقین

ہوا یہ کہ جب ہوائی جہاز پر میں سیلون پہنچ رہا تھا تو رستے میں موسم شدید خراب ہو گیا۔ اس قسم کا خوفناک موسم تھا کہ لوگوں نے چیخ و پکار اور گریہ و زاری شروع کر دی۔ خدا کے فضل سے موسم جب ٹھیک ہو گیا اور جہاز اترنے لگا تو میرے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے اپنا تعارف کروایا کہ میں سیلون میں نائب وزیر ہوں۔ آپ کون ہیں۔ میں نے کہا۔ میں ایک مسلمان ہوں۔ پاکستان سے آیا ہوں۔ اس نے کہا آپ تو مسلمان نہیں لگتے کچھ اور لگتے ہیں۔ کیونکہ جو باقی مسلمان تھے وہ تو سارے شور مچا رہے تھے۔ آپ نے کوئی شور نہیں مچایا اور خاموش بیٹھے رہے ہیں۔ میں نے اس کو کہا کہ ہمارے ہاں زندگی کے تسلسل کا عقیدہ ہے۔ موت صرف حجاب ہے اور زندگی ہے ہی بے معنی اور مختصر سی چیز۔ کسی وقت خدا بلا لے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب بلا لے حاضر ہیں۔ اس لئے مجھے تو وہم بھی نہیں تھا کہ کوئی فکر والی بات ہے۔ میں نے کہا اللہ کی مرضی ہوئی چلے جائیں گے۔ نہ مرضی ہوئی بیٹھے رہیں گے کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ مجھے کہتا ہے کہ تم بتاؤ تم ہو کون۔ یہ تو عام بات نہیں ہے۔ میں نے کہا میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنا کچھ تعارف کروایا۔ اس نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میں اس کے گھر کچھ دیر کے لئے جاؤں۔ کینڈی ایک جگہ ہے۔ جہاں اس کا گھر تھا۔ اب یہ اللہ کی شان ہے کہ کینڈی وہ جگہ ہے جہاں میں جانا چاہتا تھا۔ لیکن پیسے نہیں تھے۔ کیونکہ وہاں زر مبادلہ کے بڑے سخت قانون تھے اور ایکسچینج کی بہت مشکلات حائل تھیں۔ خیر میں اس سے ملنے گیا تو اس نے کہا کم از کم ایک ہفتہ ٹھہرو۔ میں نے دل میں کہا اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔ میں نے اس کی یہ دعوت بڑے شوق سے قبول کر لی۔

بدھوں کے ساتھ تبادلہ خیالات

وہاں اس سے مذہبی گفتگو ہوتی رہی ایک دن اس نے کہا کہ میں آج رات اپنے علاقہ کے بھکشوؤں کو دعوت دیتا ہوں۔ میری بیوی لنڈن یونیورسٹی کی پی ایچ ڈی ہے۔ اکنامکس میں اس نے ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ بہترین انگریزی بولتی ہے۔ جو کچھ تم کہو گے وہ اس کا ترجمہ کر دے گی۔ ان سے آج رات مناظرہ ہو جائے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ ساری رات ہمارا مناظرہ ہوا۔ صبح نماز کا وقت ہو گیا تو نماز پڑھنے کے بعد میں نے کہا اب سونے کی کیا ضرورت ہے سیر کرنے نکل جاتا ہوں۔ سیر کرنے نکلا تو کچھ دیر کے بعد میں نے محسوس کیا قدموں کی چاپ قریب آتی ہے، پھر پیچھے رہ جاتی ہے۔ مشکوک رنگ کے قدم تھے۔ میں کافی دور نکل گیا۔ مجھے وہاں کے لوگوں نے کہا تھا یہاں قتل بھی ہو جاتے ہیں احتیاط کرنی چاہیئے اس لئے میں ذہنی طور پر تیار تھا کنکھیوں سے دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک موڑ کے بعد ایک آدمی جو ننگے پاؤں تھا تیزی سے چل کر آگے آیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو اس میں دشمنی کا بالکل کوئی شائبہ نہیں تھا۔ مجھے اس نے بتایا کہ میں اس مناظرہ میں تھا جو رات ہوتا رہا ہے۔ میں نے رات ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ جو یہ مذہب ہے میرا بھی وہی مذہب ہے لیکن میں علاقہ سے ڈرتا ہوں اس لئے میں آپ کو صرف بتانے آیا ہوں۔ میں ڈرتا تھا کہ آپ سے ملتے وقت کوئی مجھے دیکھ نہ لے اس لئے موقع کی تلاش کر رہا تھا آج کے بعد آپ مجھے مسلمان سمجھیں۔ پھر تھوڑی سی باتیں تربیتی رنگ میں کیں۔ میں نے کہا اللہ کے نزدیک تمہارا اسلام قبول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بدھوں میں اسلام کی مؤثر تبلیغ

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ بدھسٹ میں بھی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ یہ محض وہم ہے جو تبلیغ کی راہ میں حائل ہے یا بعض لوگوں کا احساس کمتری تبلیغ کے رستہ میں حائل ہے کہ یہ قوم تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اگر صحیح تبلیغ ہو تو لوگ دیکھتے دیکھتے بدل جاتے ہیں۔ اسلام کی قوت بڑی زبردست قوت ہے اس لئے بدھسٹ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہمارے مبلغ جو اب سیلون (سری لنکا) جائیں گے ان کو میں تاکید کرتا ہوں کہ جامعہ احمدیہ میں بدھ مت کے متعلق جو لٹریچر ہے یا کچھ پرانے مضامین بدھ مت پر ریویو وغیرہ میں لکھے ہوئے ہیں ان کو پڑھیں اور وہاں جانے سے دو تین مہینے پہلے سنگالیز سیکھنی شروع کر دیں۔ اس کے لئے ان کو TAPES اور کتابیں وغیرہ منگوا کر دی جائیں اور بدھوں کے لئے جو مضامین تیار کریں اس کو بے تکلف اردو میں تیار کریں اور وہاں سیلون بھیجکر جانے سے پہلے سنگالیز میں بکثرت TAPES تیار کروا لیں۔ مختلف مسائل پر سوال اٹھائیں ان کے جواب دیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل منیر صاحب مدد کریں۔ ان کو بھی وہاں رہنے کا تجربہ ہے اور حکیم صاحب! آپ بھی ان کی مدد کریں۔ آپ کے نزدیک بدھوں کے ساتھ جس قسم کی تبلیغی گفتگو ہونی چاہیئے وہ ان کو بتائیں پس ہمارا مبلغ یہاں سے پوری تیاری کر کے جائے اور بدھوں کی طرف زیادہ توجہ کرے۔

پچھلے سے پچھلے سال جلسہ سالانہ پر وہاں سے جو لوگ آئے تھے وہ مجھے ملنے آئے تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بدھوں میں تبلیغ کریں گے۔ وہاں بعض ایسے دوست ہیں خاص طور پر نگمبو کے کچھ نوجوان ہیں جو بدھوں میں تبلیغ کا بڑا شوق رکھتے ہیں۔ ان میں بہت اخلاص پایا جاتا ہے۔

ایک دوست نے پوچھا یہ سیلون جانے کا کب کا واقعہ ہے حضور نے فرمایا۔ یہ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے پہلے کی بات ہے۔ جب ہندوستان اور پاکستان کی جنگ ہوئی تھی اس سے ایک ماہ پہلے کی بات ہے۔

دین آسان ہے

حد سے تجاوز کے بارے میں ایک دوست کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

کسی بارہ میں بھی حد سے تجاوز جائز نہیں۔ اسلام تو وسطی مذہب ہے اس میں کامل توازن پایا جاتا ہے اس میں کوئی ٹیڑھا پن اور کجی نہیں کوئی غلط جھکاؤ نہیں ہے اس لئے اسلامی تعلیم میں عدل کے معنی ہیں توازن۔ ساری تعلیم عدل پر مبنی ہے۔ تجاوز کے بعض واقعات حدیثوں میں موجود ہیں۔ مثلاً بعض لوگ آتے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ساری عمر روزے رکھیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ سے زیادہ متقی نہیں ہو۔ تم اس کام کو نہیں کر سکو گے اس لئے اپنی حدود کے اندر رہو۔ بعض نے جتنی سستی رہنے کا عہد کیا۔ آپ نے ان کو بھی منع فرما دیا۔ بعض لوگوں نے کہا عبادت کے لئے ساری رات جاگیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بھی منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا دین آسان ہے۔ تھوڑا سا صبح سفر کرو۔ تھوڑا سا دوپہر کو۔ کچھ آرام کرو۔ پھر سفر کرو اور اس کو مشکل نہ بناؤ۔ خوش ہو کر سفر کرو۔ پس دین کے معاملات میں بھی حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر انسان کی ایک اپنی استعداد ہے اس کے اندر رہتے ہوئے اگر دین اختیار کریں گے تو فائدہ ہوگا۔ اگر استعداد سے زیادہ کریں گے تو استعداد ناکام ہو جائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دین کے معاملہ میں حد سے تجاوز کرنے والوں کو "جبنر" ملتی ہے۔ خشک روٹی جو حلق میں پھنسنے والی ہو اس کو جبنر کہتے ہیں جو لوگ ضرورت سے زیادہ خشکی میں مبتلا ہو جائیں ان کو بجائے اس کے کہ کلام الٰہی کی دولت نصیب ہو، عرفان نصیب ہو گلے میں پھنسنے والی خشک روٹی ملتی ہے۔ پس جو لوگ اپنی طاقت سے بڑھ کر عبادت کرتے اور دین میں غلو کرنے لگ جاتے ہیں ان میں سے بعض ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دینی امور بجا لانے میں اعتدال اور توازن کا اصول بہر حال مدنظر رہنا چاہیئے۔

کھانے کا وقت اور نماز کی ادائیگی

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کھانا کھانے کا وقت ہو تو نمازوں کی ادائیگی پر کھانے کو مقدم کیا جاتا ہے جس سے دل میں ایک خلش پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ مسئلہ مجلس میں اٹھایا گیا۔ چنانچہ ایک دوست نے سوال کیا کیا یہ جائز ہے کہ جب کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھانا چاہیئے اور پھر نماز پڑھنی چاہیئے۔ حضور نے (محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب سے دریافت) فرمایا۔ ملک صاحب یہ کیا قصہ ہے۔ ہم نے یہ بچپن سے سنا ہوا ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔ محترم ملک صاحب نے بتایا یہ مقولہ مشہور ہے۔ الطعام قبل الکلام۔ فرمایا نہیں یہ تو محاورہ ہے۔ حدیث کی رو سے اصل واقعہ کیا ہے۔ میرے علم میں تو کوئی نہیں آیا۔ اس موقع پر حضور کو بتایا گیا کہ ایک حدیث میں آتا ہے۔

اذا حضر الطعام واُقیمت الصلوٰۃ فابدؤا بالعشاء۔

حضور نے دریافت فرمایا۔ یہ حدیث کس کتاب میں ہے۔ بتایا گیا ترمذی کی حدیث ہے۔ حضور نے فرمایا۔ مگر اس کے مقابل پر ہم نے تو یہ حدیثیں پڑھی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھا رہے تھے۔ نماز کا بلاوا آیا تو کھانا چھوڑ دیا اور جا کر نماز پڑھی اور اس میں کوئی توقف نظر نہیں آتا اس کی تحقیق ہونی چاہیئے۔ بعض حدیثیں ایسی ہیں جو مولویوں کو بہت SUIT کرتی ہیں اور پھر ان پر خوب لے دے کرتے ہیں۔ جو حدیثیں ان چیزوں سے منع کرنے والی ہوتی ہیں یا کھانے کے وقت نماز کے لئے فوراً پہنچنے کا حکم دینے والی ہوتی ہیں۔ وہ ساری اس حدیث کے پیچھے چھپ جاتی ہیں جس کو مولوی پسند کرتے ہیں۔ اس لئے حافظ مظفر احمد صاحب اس مسئلہ پر پوری تحقیق کریں اور دیکھیں کہ کھانے اور نماز میں آپس میں PREFERENCE یعنی ORDER. ایسے وقت میں کس کو ترجیح دینی چاہیئے۔ تاہم یہ بھی ممکن ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھانا کھاتے ہوئے اگر نماز کا وقت آجائے تو اس وقت یہ حکم ہو کہ تمہاری توجہ بٹ جائے گی۔ جب شروع کر چکے ہو تو کھانا کھا کر جاؤ۔ اس موقع پر محترم مولوی فضل الٰہی بشیر صاحب نے عرض کیا اذا حضرت الطعام میں حضر کے یہی معنی ہیں کہ کھانا سامنے آجائے تو پھر کھانے کو اولیت دینا جائز ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تو معقول بات ہے انسانی فطرت کو اپیل کرتی ہے۔ لیکن یہ کہ کھانا ابھی شروع بھی نہ کیا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ یہ مانا نہیں جا سکتا۔ پھر بھی حافظ صاحب سے میں نے کہا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر مزید تحقیق کر لیں۔"

احمدی بہنوں کے نام پیغام

خدا کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کا اجتماع قریب آرہا ہے۔ احمدی بہنوں کو ابھی سے اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے کی تیاریاں شروع کر دینی چاہئیں۔ روحانی ترقیات کے حصول کے لئے دن رات نفس کی اصلاح میں مگن ہو جائیں۔ اور دعائیں کریں اور مرکز میں تشریف لاتے وقت درج ذیل امور کا خاص خیال رکھا جائے۔

- آپ کے ہر عمل سے اسلام کی اقدار کی شان بلند ہونی چاہیئے۔
- راستے میں مسافروں سے حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔
- سادگی اور وقار کو اپنا شعار بنائیں کہ اسی میں حسن ہے
- سب سے زیادہ پردہ کا خیال رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ ہی حکم ہے۔ اور اسی میں عورت کی عزت اور تحفظ ہے۔
- اپنا وقت ضائع نہ کریں اور پورا پروگرام سنیں۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ بعارضہ فالج و زیادتی شوگر ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب کافی افاقہ ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید منور احمد ابن مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ)

اعلانِ نکاح

مکرم ناصر احمد صاحب سیٹھی ابن مکرم مسعود احمد صاحب سیٹھی کا نکاح ہمراہ عزیزہ سمیرہ ناہید بنت شیخ عبدالغفور صاحب غلام محمد آباد ضلع فیصل آباد سے مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۸ مئی کو خاکسار نے شیخ عبدالغفور صاحب کے مکان پر پڑھا۔ اسی شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۲۸ مئی کو مکرم سیٹھی مسعود احمد صاحب نے اپنی رہائش گاہ واقعہ مشین محلہ جہلم میں دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(حمید اللہ خاں مربی سلسلہ مقیم جہلم)

تبدیلی دوکان

ہم نے اپنی دوکان راجیکی روڈ سے اب کالج روڈ پر منتقل کر لی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہم آپ کی بہتر خدمت کر سکیں گے۔

ربوہ گیس سنٹر

اقصیٰ چوک۔ کالج روڈ۔ ربوہ

زرعی زمین قابلِ فروخت

۱۶½ ایکڑ اراضی مضافات ربوہ میں جو ربوہ سے ایک میل کے فاصلہ پر جانب شمال مغرب واقع قابل فروخت ہے۔ نہری پانی کے علاوہ سرکاری ٹیوب ویل بھی لگے ہوئے ہیں۔ خواہشمند احباب جلد رابطہ قائم کریں

ن

معرفت اخبار الفضل ربوہ

دعائے مغفرت

میری خواہر نسبتی کی بیٹی اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب چغتائی آف لنڈن کی بھانجی عزیزہ ثریا بیگم اہلیہ مکرم چوہدری خدا بخش صاحب بھارت نگر لاہور دماغ کی شریان پھٹ جانے سے ۲۴ مئی ۱۹۸۳ء کو بمقام لاہور بعمر قریباً چون سال انتقال کر گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ نے اپنے پیچھے سوگوار خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں سے دو کے سوا سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ بڑی ہنس مکھ اور ملنسار طبیعت کی مالکہ تھیں جماعت سے مخلصانہ تعلق اور ہر جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے حاضر ہوتی تھیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نور احمد عابد دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

● میرے خاوند مکرم محمد یوسف صاحب ناصر لنگر خانہ نمبر ۲ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۶ مئی ۱۹۸۳ء کو سات بجے صبح بعمر قریباً ۵۵ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

اسی دن بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور سات بیٹیاں چھوڑی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(اہلیہ محمد یوسف صاحب ناصر مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ)

● ۲۶ مئی ۱۹۸۳ء کو مکرم رانا عبدالحمید صاحب کا ٹھگڑھی وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لیجایا گیا جہاں ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور ان کی بیوہ کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ چک ۲۹۲ جنوبی ضلع جھنگ)

توسیع اشاعت الفضل کی مہم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دفتر ہذا کی طرف سے یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ کوئٹہ میں الفضل کی توسیع اشاعت کی تحریک سے قبل ۴۵ روزانہ پرچے جایا کرتے تھے۔ محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ اور ان کے ساتھیوں کی مشترکہ کوشش کے نتیجہ میں اب روزانہ پرچوں کی تعداد ۱۲۰ ہو گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا۔

ماشاء اللہ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب اور ان کے جملہ ساتھیوں کو جنہوں نے اشاعت الفضل کے سلسلہ میں کوشش فرمائی اپنی برکات سے نوازے، دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منیجر الفضل۔ ربوہ)

مرچ سرخ، تخم برسیم، جوار اور دیگر زرعی اجناس

کی خرید و فروخت کا مرکز

آپ کا **طارق کارپوریشن** اپنا ادارہ رجسٹرڈ

۲۲۸۔ غلہ منڈی ڈچکوٹ روڈ

فیصل آباد

فیصل آباد فون ۲۴۹۰۵ ربوہ فون ۴۸۵

زعماء انصار اللہ اپنی مجلس کی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ضرور بھجوایا کریں۔ (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز نذرانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لئے اور کوئی نہیں ہوگا کہ احمدی خواہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا مجھے دعا کے ساتھ یہ لکھے کہ میں خدا کے فضل سے ان لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ کی طرف بلاتے ہیں جن کا عمل صالح ہے اور جو خدا کے فرمان کے مطابق یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ جب یہ بات لکھی ہوئی ملے گی اور اس کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بیعتیں بھی آنی شروع ہوں گی تو پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح میرے دل سے دعائیں پھوٹ پھوٹ کر نکلیں گی۔ میرے دل ہی سے نہیں ہر احمدی دل سے ان لوگوں کے لئے پھوٹ پھوٹ کر دعائیں نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے نذرانے دینے والا بنا دے اور مجھے ایسے نذرانے قبول کر کے ان کا حق ادا کرنے والا بنا دے۔ آمین"

خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء

● تمام زعماء انصار اللہ اس پر عملدرآمد کروا کر رپورٹ کریں۔

(قیادت اصلاح وارشاد۔ انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مرحوم مجاہدین کی قربانیوں کو جاری رکھنے کی قابلِ قدر مثال

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کہ اپنے مرحوم بزرگوں کے چندہ کو جاری رکھا جائے۔ کی ایک مثال محترم سید محمد منظور احمد شاہ صاحب ریٹائرڈ ایس۔ ٹی۔ ای نے اپنے والد محترم ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب مرحوم کا چندہ تحریک جدید جاری کر کے قائم کی ہے۔ انہوں نے پہلے اپنے والد صاحب کی طرف سے ۱۹۸۵ء تک پیشگی چندہ ادا کیا تھا اب دوبارہ توفیق ملنے پر ۲۰۰۰ء تک پیشگی چندہ ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی مزید توفیق سے نوازے۔

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان/موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان/موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔

محترمہ محمد بی بی صاحبہ زوجہ محمد الدین صاحب وصیت نمبر ۱۹۶ سابق سکونت کالا ضلع جہلم، محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ اللہ دین صاحب وصیت نمبر ۲۳۵۷ سابق سکونت خوزدپور ضلع لاہور۔ محترمہ قاسم بی بی صاحبہ زوجہ محمد سعید صاحب وصیت نمبر ۳۰۹۵ سابق سکونت رحیم پور کھچیاں ضلع سیالکوٹ۔ محترمہ سکینہ خانم صاحبہ بنت چوہدری صادق علی صاحب وصیت نمبر ۳۵۹۰ معرفت نبگلہ ۴۵ سکیم ۱ ڈرگ روڈ کراچی۔ مکرم غلام قادر صاحب ولد چوہدری مک دین صاحب وصیت نمبر ۴۲ سابق سکونت چک ۲۷ شمال ضلع سرگودھا۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب شیر فروش وصیت نمبر ۴۳۰ سابق سکونت متصل ہوٹل شالیمار آرام باغ کراچی۔ محترمہ جلال خاتون صاحبہ زوجہ عبدالغنی صاحب وصیت نمبر ۴۳۵۸ سابق سکونت پنڈوری ضلع کیمبلپور۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالغفور صاحب ریٹائرڈ وصیت نمبر ۴۷۱۸ ساکن ترکھولہ ضلع ہزارہ۔ محترمہ بخت بانو صاحبہ بیوہ مولوی نور محمد صاحب وصیت نمبر ۴۴۹۸ سابق سکونت چکوال ضلع جہلم۔ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ اوڑا صاحب وصیت نمبر ۲۲۱۷ سابق سکونت اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ۔ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب وصیت نمبر ۴۰۷۱ ساکن کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ۔ عمر بی بی صاحبہ زوجہ عبدالغنی صاحب وصیت نمبر ۵۶۳۳ سابق سکونت لنگیری ضلع جالندھر۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے خواہشمند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(۳) داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

● مکرم میاں غلام احمد صاحب فیصل آباد لکھتے ہیں کہ مکرم کاشف حمید صاحب ابن مکرم حاجی حمید اللہ صاحب فیصل آباد کا اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے۔

● مکرم عبدالسلام صاحب مبشر شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ دو ماہ سے کافی بیمار ہیں

● مکرم مرزا نسیم احمد شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور لکھتے ہیں کہ ان کا بھانجا ثاقب عمر مرزا کئی روز سے بیمار ہے۔ سائیکل چلاتے ہوئے اس کے کولہے پر زخم آ گیا جو اب چھوڑے کی شکل اختیار کر رہا ہے

● مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ ان کے خاوند مکرم مشتاق احمد صاحب گل عزت خان وزیر آباد کے جسم کے دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔

● مکرم شریف احمد صاحب چونڈہ کے بیٹے ملک زبیر احمد خان کی کمر کپڑوں میں آگ لگ جانے کی وجہ سے جھلس گئی ہے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

● مکرم راشد رحیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور کہتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالرحیم صاحب مرحوم دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔

● مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ گنج مغلپورہ لاہور لکھتی ہیں کہ ان کے والد محترم کو درد ریح کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔

● مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور لکھتے ہیں کہ ان کے پڑوسی مکرم مظفر وارثی صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔

● مکرم مرزا محمد حسین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی لکھتے ہیں کہ غسل خانہ میں گر جانے کی وجہ سے ان کے کولہے کی ہڈی اور گوشت میں چوٹ آئی ہے۔

● مکرم رشید احمد قریشی بانو بازار رحیم یار خاں لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ گو مرض میں افاقہ ہے مگر پٹھوں میں کھچاوٹ اور کمزوری بہت ہے نیز ان کے والد محترم صاحب کا پراسٹیٹ گلینڈز کا اپریشن ہوا ہے اور آنکھوں کی بینائی بھی بہت کم ہو گئی ہے۔

● مکرمہ منصورہ شاہین دارالرحمت غربی ربوہ لکھتی ہیں کہ ان کے بھائی جوڑوں میں درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں

● مکرم شریف احمد صاحب کلو ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرم چوہدری علی احمد صاحب چک ۲۱۴ ج ضلع بہاولنگر آج کل شدید بیمار ہیں

● مکرم محمد احمد صاحب مبشر اعوان ناصر آباد ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی خالہ محترمہ صفیہ رانجھا صاحبہ بنت حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا کا ۵ جون کو فیصل آباد میں اپریشن ہوا ہے۔

قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مریضوں کو جلد اور کامل صحت عطا کرے آمین۔

اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

امسال شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ لجنات ایف اے، ایف ایس سی اور بی اے کی طالبات کے لئے فری کوچنگ کلاس کا انعقاد کریں۔ اب تک کسی لجنہ کی طرف سے اس کے انعقاد کی اطلاع نہیں ملی۔ ایف اے ایف ایس سی کے امتحانات تو ختم ہو چکے ہیں لجنات اب بی اے کی طالبات کے لئے فری کوچنگ کلاس لگائیں اور سالانہ رپورٹ میں بھی اس کا ذکر کریں نیز مجلس شوریٰ کی دیگر تجاویز جن پر آپ کے لئے عمل کرنا ضروری ہے عملدرآمد کر کے رپورٹ ماہانہ میں اس کا ذکر کیا کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کے اخلاص اور اموال میں برکت دے

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ امرائے کرام، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ توجہ فرمائیں!

تعلیم القرآن کلاس ۱۷ تا ۳۱ جولائی ربوہ میں منعقد ہوگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اٹھارھویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس امسال ماہ رمضان کے بعد ۱۷ تا ۳۱ جولائی مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جملہ امرائے کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین (طلباء و طالبات) کو تعلیم القرآن کی اس نہایت اہم اور مفید کلاس میں شمولیت کی پرزور تحریک فرمائیں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کی طرف سے بھرپور نمائندگی ہو۔ وباللہ التوفیق!

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ماہنامہ "خالد" ماہ جون ۱۹۸۳ء

کی چند جھلکیاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ "خالد" ماہ جون ۱۹۸۳ء کا شمارہ شائع ہو چکا ہے۔ جو چند روز میں خریداران کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔ اس شمارہ کی چند جھلکیاں درج ذیل ہیں:۔

- **تحفۃ الصیام:** رمضان المبارک کی اہمیت۔ فضائل و برکات اور تاثیرات پر مشتمل مکرم برادرم منیر احمد صاحب جاوید استاذ الجامعہ کا تفصیلی مضمون۔
- **رمضان المبارک** کے مسائل و آداب پر مشتمل مکرم برادرم عبدالماجد صاحب طاہر استاذ الجامعہ کا مفید مضمون۔

اور بہت کچھ!

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر اس شمارہ کو حاصل کر کے استفادہ فرمائیں!

قیمت فی پرچہ۔ دو روپے صرف۔ (مینیجر "خالد" ربوہ)

ماہ رمضان کی مبارک آمد پر شاندار تحفہ

تحفۃ الصیام

مرتبہ:۔ حافظ مظفر احمد استاذ الحدیث جامعہ احمدیہ

رمضان المبارک کے احکام و مسائل اور برکات و فضائل کے بارہ میں نہایت مفید جامع اور ایمان افروز درس حدیث کا سلسلہ جو انتیس ۲۹ دلچسپ معلوماتی اور تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے اور قرآن و حدیث، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے احمدیت نیز فقہاء و علمائے امت کے اقوال کی روشنی میں نہایت محنت اور عرقریزی سے مرتب کیا گیا۔ قریباً دو صد صفحات کی یہ کتاب نورالدین اکیڈمی رمضان سے قبل شائع کر رہی ہے۔

قیمت ۷/- روپے

منگوانے کا پتہ:۔ سید فہیم شاہ ۱۶/۴۶ دارالرحمت وسطی ربوہ

ربوہ کے بک سٹالوں پر کتاب دستیاب ہوگی۔ نیز مخزن الکتب العلمیہ سے بھی منگوائی جا سکتی ہے۔

اشد ضروری اعلان

فضل عمر ہسپتال جو سلسلہ کا مرکزی ادارہ ہے۔ کی کئی آسامیاں خصوصاً سٹاف نرس کی خالی پڑی ہیں۔ ہسپتال کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑھ گیا ہے جس کے لئے ان آسامیوں کو فوری طور پر پُر کرنا درکار ہے۔ اس سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال کی طرف سے کافی عرصہ سے الفضل میں بار بار اعلان بھی ہو رہے ہیں مگر دوستوں کی توجہ اس طرف نہیں ہوئی۔ خاکسار یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ ابتداء میں جب ہسپتال شروع ہوا تو حضرت مصلح موعودؓ کی بھی شدید خواہش تھی کہ احباب جماعت مرکز کے اس ضروری صیغہ میں آکر خدمت کریں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اس خواہش کے پیش نظر خاکسار احباب جماعت خصوصاً سٹاف نرسوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی خدمات ہسپتال کیلئے پیش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

آسامیاں معہ گریڈ درج ذیل ہیں:۔

نام آسامی	تعداد آسامی	گریڈ
سٹاف نرس	۳ آسامیاں	۴۳۰-۲۴-۵۵۰-۲۸-۸۳۰-۳۰-۹۸۰
میل نرس	۳ "	" " " " "
اپریشن روم اسسٹنٹ	۱ آسامی	۳۷۰-۱۶-۵۱۲-۱۸-۶۴۰-۲۲-۷۵۰
ایرنسٹس	۳ آسامیاں	بالمقطع ۲۰۰/-
بیلدار	۱ آسامی	۳۲۵-۸-۳۶۵-۱۰-۵۱۵ معہ ۷۵/- روپے مہنگائی الاؤنس
مددگار کارکن	۱ "	۳۲۵-۸-۳۶۵-۱۰-۵۱۵
وارڈ اردلی	۲ آسامیاں	" " "

ضروری نوٹ:

مندرجہ بالا گریڈ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منظور شدہ مراعات یعنی امداد موسم سرما اور امدادی گندم بھی ملے گی۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد
(چیف میڈیکل آفیسر۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ کے لئے ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کی تاریخوں کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ تمام لجنات کو اجتماع کی ہدایات و پروگرام کی کاپیاں بھجوا دی گئی ہیں۔ ہر شہر۔ گاؤں۔ اور قصبہ میں جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے اجتماع میں نمائندگی لازمی ہے۔ لجنہ کی ذمہ دار ممبرات ناصرات کو اپنے ہمراہ لائیں اور مرکز پہنچنے پر آنے والی بچیوں اور ممبرات کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ میں درج کرائیں اور ٹکٹ حاصل کریں۔ جس لجنہ کی صدر خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنا نمائندہ مرکز میں اجتماع پر بھجوائیں۔

ہر ضلع کی صدر کا اجتماع میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔ ہر صدر ضلع۔ ربوہ پہنچکر اپنے ضلع کی مجالس کی نمائندگان سے رابطہ رکھے۔ اور بہتر ہوگا کہ وہ خود اپنے ضلع کی نمائندگان کے ٹکٹ ایشو کروا کر اپنی ذمہ داری پر تقسیم کرے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو وہ دفتر پہنچ کر اپنی نمائندگان کی تعداد چیک کرے۔ ہر پچیس ممبرات پر ایک کو نمائندگی مل سکتی ہے۔ صدر اس تعداد میں شامل ہے۔ نمائندگی دیتے وقت چندہ دہندگان کی تعداد کو مدنظر رکھا جائیگا اپنی لجنہ میں اس کا اعلان کرنا صدر کی ذمہ داری ہے کہ کوئی زائر بغیر تصدیق کے نہ جائے زائرات جتنی چاہیں آسکتی ہیں لیکن ان کے قیام و طعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی۔ جبکہ ان کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

احمدی طلباء و طالبات! کیا آپ نے اپنے نتیجہ کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوا دی ہے؟ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)